خلاصۂ مضامینِ

قرآنِ حکیم

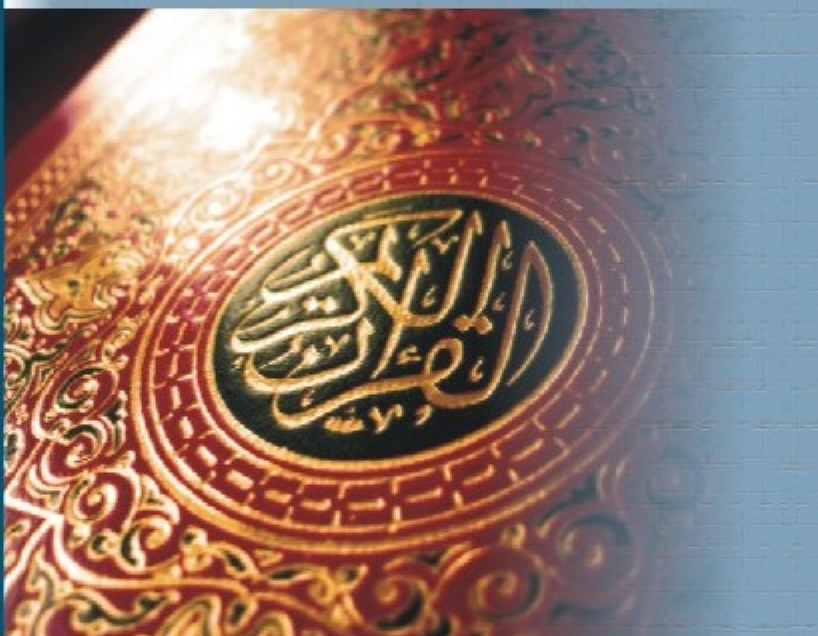

تیرہواں پارہ

علماء دیوبند کے علوم کا پاسبان
دینی وعلمی کتابوں کا عظیم مرکز ٹیلیگرام چینل
حنفی کتب خانہ محمد معاذ خان
درس نظامی کیلئے ایک مفید ترین
ٹیلیگرام چینل

انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

خلاصہ ٔمضامینِ قرآن

تیرہواں پارہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿﴾ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ﴿﴾
وَجَآءَ اِخْوَۃُ یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْہِ فَعَرَفَھُمْ وَھُمْ لَہٗ مُنْکِرُوْنَ ﴿﴾
(یوسف :۵۸)

آیات ۵۸ تا ۶۲

برادرانِ یوسفؑ کی یوسفؑ کے پاس حاضری

اِن آیات میں حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کی یوسفؑ کے سامنے حاضری کا بیان ہے۔خوشحالی کے ۷سال گزرنے کے بعد جب خشک سالی کے سال آئے تو دور دراز کے علاقوں تک یہ خبر جا پہنچی کہ مصر میں خوراک کے ذخائر محفوظ ہیں۔حضرت یوسفؑ کے بھائی خوراک کے حصول کے لیے فلسطین سے مصر آئے اور یوسفؑ کے سامنے حاضر ہوئے۔حضرت یوسفؑ نے بھائیوں کو پہچان تو لیا لیکن اُن کے اخلاق کی بلندی دیکھئے کہ کسی انتقامی جذبہ کا اظہار تک نہیں کیا۔ بھائیوں نے اپنے لیے خوراک کا راشن حاصل کیا اور چھوٹے بھائی بن یامین کے لیے بھی جو اُن کے ساتھ نہ آیا تھا۔حضرت یوسفؑ نے آئندہ اُسے بھی ساتھ لانے کی تاکید کی۔ مزید یہ کہ اُنہوں نے خوراک کی جو قیمت اپنے بھائیوں سے وصول کی تھی اُسے واپس بھائیوں کے سامان میں رکھوا دیا تاکہ بھائی اِس عنایت سے خوش ہوکر دوبارہ بھی خوراک لینے کے لیے حاضر ہوں۔

آیات ۶۳ تا ۶۶

حضرت یعقوبؑ کی بن یامین کو مصر بھیجنے پر رضامندی

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ جب حضرت یعقوبؑ کو اُن کے بیٹوں نے بتایا کہ ہمیں مصر

سے غلہ آئندہ اِسی صورت میں ملے گا جب کہ بن یامین بھی ہمارے ساتھ جائے۔ یعقوبؑ نے کہا کہ میں تم پر اعتماد نہیں کرسکتا کیوں کہ اِس قبل تم یوسفؑ کے حوالے سے میرے اعتماد کو ٹھیس پہنچا چکے ہو۔ البتہ جب اُن کے بیٹوں نے اپنے سامان میں دیکھا کہ اداشدہ قیمت واپس کردی گئی ہے تو والد صاحب سے عرض کی کہ ایسا نفع کا معاملہ کیوں نہ دوبارہ کیا جائے۔ بہرحال جب اُنہوں نے یعقوبؑ کے سامنے اللہ کو ضامن بنا کر عہد کیا کہ وہ بن یامین کی ہر ممکن حفاظت کریں گے تو حضرت یعقوبؑ نے بن یامین کو مصر بھیجنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔

آیات ٦٧ تا ٦٨

تدبیر اور تقدیر میں حسین توازن

اِن آیات میں حضرت یعقوبؑ کا تدبیر اور تقدیر کے درمیان حسین توازن قائم کرنے کا بیان ہے۔ بیٹوں کو مصر کی طرف رخصت کرتے ہوئے اُنہوں نے ہدایت دی کہ دشمنوں کے حسد سے بچنے کے لیے تم مصر میں ایک ساتھ داخل ہونے کے بجائے جدا جدا راستوں سے داخل ہونا۔ البتہ میری یہ تدبیر تقدیر کے لکھے کو ٹال نہیں سکتی۔ ہوگا وہی جو اللہ نے تقدیر میں لکھا ہے اور میرا بھروسہ اپنی تدبیر پر نہیں بلکہ اللہ پر ہے۔

آیات ٦٩ تا ٧٧

تقدیر کا حیران کن فیصلہ

اِن آیات میں حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کی اپنے چھوٹے بھائی سمیت مصر میں آمد کا بیان ہے۔ حضرت یوسفؑ نے تمام بھائیوں کے لیے الگ الگ تھیلوں میں خوراک لے جانے کا انتظام فرمادیا۔ پھر اللہ کے حکم سے اُس پیالے کو بن یامین کے سامان میں رکھ دیا جس کے ذریعے خوراک ناپ کر ہر فرد کو دی جاتی تھی۔ پیالہ غائب ہونے پر خوراک تقسیم کرنے والے کارندوں کو تشویش ہوئی اور اُنہوں نے یوسفؑ کے بھائیوں پر پیالہ چوری کرنے کا الزام لگادیا۔ یوسفؑ کے بھائیوں نے اِس الزام کی تردید کی۔ ساتھ ہی کہا کہ اگر ہم میں سے کسی کے تھیلے میں مسروقہ پیالہ برآمد ہو تو تم اُسے اپنا غلام بنالینا۔ پیالہ بن یامین کے تھیلے سے برآمد ہوا

اور یوں تقدیر نے بن یامین کے لیے مصر میں حضرت یوسفؑ کے پاس ٹھہرنے کی سبیل کر دی ورنہ بادشاہ کے دین کے تحت وہ بھائی کو مصر میں روک نہیں سکتے تھے۔۔دین کے بنیادی معنی بدلہ ہیں۔ بدلہ کسی قانون کے تحت ہوتا ہے۔لہٰذا قانون کے لیے بھی لفظ دین استعمال ہوتا ہے جیسا کہ اِس آیت میں ہوا ہے۔ پھر قانون نظام کے تحت بنتا ہے، اِسی لیے قرآنِ حکیم نے نظام کے لیے بھی دین کا لفظ استعمال فرمایا۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لاَ تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ (الانفال :۳۹)

''اوراے مسلمانوں اُن سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور نظام کل کا کل اللہ کے لئے ہو جائے''۔

حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے بن یامین کے ساتھ ساتھ حضرت یوسفؑ پر بھی چوری کرنے کا بہتان لگایا لیکن یوسفؑ نے اعلیٰ اخلاقی ظرف کا مظاہرہ کرتے ہوئے اصل حقیقت اُن پر ظاہر نہ ہونے دی۔

آیت ۷۸ تا۸۲

حضرت یعقوبؑ کے لیے بن یامین کی جدائی کا صدمہ

اِن آیات میں حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کی ایک درخواست کا تذکرہ ہے۔اُنہوں نے حضرت یوسفؑ سے درخواست کی کہ بن یامین کی جگہ کسی اور بھائی کو بطورِ سزا مصر میں روک لیا جائے ۔حضرت یوسفؑ کے انکار پر بڑے بھائی نے کہا کہ میں تو اب اپنے والد حضرت یعقوبؑ کا سامنا نہیں کر سکتا۔تم والد صاحب کے پاس جا کر یہ افسوسناک خبر اُنہیں سنا دو۔

آیات ۸۳ تا ۸۷

حضرت یعقوبؑ کا ردِعمل

اِن آیات میں حضرت یعقوبؑ کا بن یامین کی جدائی کی خبر کے حوالے سے ردِعمل کا ذکر ہے۔ حضرت یعقوبؑ نے شدید صدمہ کے باوجود اِس امید کا اظہار کیا کہ اللہ ضرور یوسفؑ ' بن یامین اوراُن کے بڑے بھائی کو پھر سے اپنے والد سے ملانے کی صورت پیدا فرما دے گا۔وہ جانتے تھے

کہ حضرت یوسفؑ زندہ ہیں لیکن اِس غم میں ہلکان ہو رہے تھے کہ نہ جانے کس حال میں ہیں؟ مسلسل رونے کی وجہ سے اُن کی بینائی جاتی رہی تھی۔ اُنھوں نے شدتِ غم کے باوجود امید کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور اپنے بیٹوں کو حکم دیا:

یٰبَنِیَّ اذۡهَبُوۡا فَتَحَسَّسُوۡا مِنۡ یُّوۡسُفَ وَاَخِیۡهِ وَلَا تَایۡـَٔسُوۡا مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یَایۡـَٔسُ مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰهِ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡكٰفِرُوۡنَ ﴿۸۷﴾

''اے میرے بچو جاؤ اور تلاش کرو یوسفؑ کو اور اُس کے بھائی کو بھی اور دیکھنا کبھی بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔ بیشک اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے مگر کافر''۔

''مایوسی کفر ہے''۔ یہ حقیقت اِسی آیت سے اخذ شدہ ہے۔ بقول اقبال:

نہ ہو نو امید، نومیدی زوالِ علم و عرفاں ہے
امیدِ مردِ مومن ہے خدا کے رازدانوں میں

آیات ۸۸ تا ۹۳

حضرت یوسفؑ نے حقیقت ظاہر کردی

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ حضرت یوسفؑ کے بھائی تیسری بار حضرت یوسفؑ کے سامنے حاضر ہوئے تو اپنے خاندان والوں کے اُس رنج والم کا ذکر کیا جو عزیزوں کی جدائی سے اُنہیں پہنچا ہے۔ مزید التجا کی کہ اُن کے پاس اب خوراک کے حصول کے لیے مطلوبہ قیمت بھی نہیں ہے، لہٰذا دستیاب قیمت قبول کر کے خوراک کا کچھ حصہ قیمتاً اور بقیہ حصہ صدقہ کے طور پر دے دیا جائے۔ حضرت یوسفؑ اپنے بھائیوں کی لاچارگی کی یہ کیفیت برداشت نہ کر سکے اور اُن سے پوچھا کہ تمہیں معلوم ہے تم نے اپنے دورِ جاہلیت میں یوسف اور اُس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا تھا؟ بھائیوں نے حیرت سے پوچھا کیا آپ یوسف ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا جی ہاں! بھائیوں نے حضرت یوسفؑ سے اپنے کیے کی معافی مانگی اور اعتراف کیا کہ اللہ نے حضرت یوسفؑ کو اعلیٰ مقام کے لیے چن لیا ہے۔ حضرت یوسفؑ نے بھائیوں کو معاف کر دیا اور اللہ کی طرف سے بھی بخشش کی امید دلائی۔ اُنہیں اپنا کُرتا دیا اور فرمایا کہ اِسے جا کر والد

صاحب کے چہرے پر ڈال دو۔ اِس کُرتے سے اُنہیں میری خوشبو محسوس ہوگی اور اُن کی بینائی لوٹ آئے گی۔

آیات ۹۴ تا ۹۸

حضرت یعقوبؑ کی بینائی لوٹ آئی

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ حضرت یوسفؑ کا کُرتا آنے سے قبل ہی حضرت یعقوبؑ کو حضرت یوسفؑ کی خوشبو محسوس ہونا شروع ہوگئی۔ جب حضرت یوسفؑ کا کُرتا اُن کے چہرے پر ڈالا گیا تو اُن کی بینائی لوٹ آئی۔ حضرت یوسفؑ کے بھائیوں نے والدِ محترم کے سامنے حضرت یوسفؑ کے ساتھ زیادتی کرنے کا اعتراف کیا اور اُن سے درخواست کی کہ وہ اللہ سے اُن کے لیے بخشش کی دعا کریں۔ حضرت یعقوبؑ نے کہا وہ عنقریب اللہ سے اپنے بیٹوں کے لیے بخشش کا سوال کریں گے۔

آیت ۹۹

بنی اسرائیل کی مصر آمد

اِس آیت میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت یعقوبؑ اپنے پورے خاندان کے ساتھ فلسطین سے مصر منتقل ہوگئے۔ حضرت یوسفؑ نے اپنے والدین کا خاص اکرام کیا اور اپنے تمام اعزا و اقارب کو امن وسکون سے مصر میں آباد ہونے کی دعوت دی۔ گویا یہود کے اِس سوال کا جواب دے دیا گیا کہ بنی اسرائیل فلسطین سے کس طرح مصر آکر آباد ہوئے۔

آیت ۱۰۰

حضرت یوسفؑ کے حسین خواب کی تعبیر

اِس آیت میں حضرت یوسفؑ کے اُس خواب کی تعبیر بیان کی گئی ہے جس میں اُنہوں نے دیکھا تھا کہ سورج، چاند اور گیارہ ستارے اُن کے سامنے سجدہ ریز ہیں۔ مصر آنے کے بعد حضرت یعقوبؑ، حضرت یوسفؑ کی والدہ اور گیارہ بھائیوں نے دربار میں حضرت یوسفؑ کے لیے سجدۂ تعظیمی ادا کیا۔ گویا یہ حضرت یوسفؑ کے خواب کی تعبیر تھی۔ حضرت یوسفؑ نے اللہ کا

شکر ادا کیا کہ اللہ نے اُن کے خواب کو سچ کر دکھایا بعد اِس کے کہ شیطان نے اُن کے اور اُن کے بھائیوں کے درمیان دشمنی کی ایک صورت پیدا کر دی تھی۔ بلاشبہ ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہتا ہے۔ اُس کی تدبیریں بڑی دوررس ہوتی ہیں۔ کوئی چھوٹا سا واقعہ ایک بڑی تبدیلی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ اللہ شر میں سے خیر ظاہر فرما دیتا ہے۔

آیت ۱۰۱

حضرت یوسفؑ کی ایمان افروز دُعا

اِس آیت میں حضرت یوسفؑ کی ایمان افروز دُعا کا بیان ہے:

رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۫ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ

’’اے میرے رب تو نے مجھے بادشاہت عطا فرمائی اور باتوں کی تہہ تک پہنچنا اور خوابوں کی تعبیر بتانا سکھایا۔ اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے! تو ہی میرا حامی و ناصر ہے دنیا میں اور آخرت میں بھی۔ مجھے وفات دے حالتِ فرمانبرداری میں اور مجھے ملا دے نیکوکاروں سے‘‘۔

دعا کرتے ہوئے حضرت یوسفؑ نے پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ کے احسانات اور اُس کی عظمت بیان فرمائی، پھر اپنی عاجزی کا اعتراف کیا اور اِس کے بعد اللہ سے خاتمہ بالخیر اور روزِ قیامت صالحین کی قربت کا سوال کیا۔ گویا اِس آیت میں صرف دُعا ہی نہیں بلکہ دُعا مانگنے کا سلیقہ بھی سکھایا گیا ہے۔

آیات ۱۰۲ تا ۱۰۵

حق واضح ہونے کے باوجود بھی اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے

اِن آیات میں نبی اکرم ﷺ کے لیے دلجوئی کا مضمون ہے۔ آپ ﷺ کو آگاہ کیا گیا کہ ماضی کے واقعات کا بیان اِس بات کا بین ثبوت ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اِسی کی بنیاد پر یہ واقعات بیان کر رہے ہیں اور پوچھے گئے سوالات کا جواب دے رہے ہیں۔ البتہ سوال

پوچھنے والوں کی اکثریت کا مقصد حق سمجھنا نہیں بلکہ صرف آپ ﷺ کو زچ کرنا ہے۔لہٰذا آپ ﷺ ذہنی طور پر تیار رہیں کہ وہ حق سامنے آنے کے باوجود اُسے قبول نہ کریں گے۔ البتہ آپ ﷺ کو اِس سے غمگین نہ ہونا چاہیے۔آپ ﷺ کا مقصد تو بغیر کسی غرض کے جہان والوں کو حق کی یاددہانی کرانا ہے۔

حضرت یوسفؑ کا معاملہ قدرت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے کہ اللہ نے کس طرح شر میں سے بہت بڑا خیر ظاہر کر دیا۔حاسدوں نے حضرت یوسفؑ کو نقصان پہنچانا چاہا لیکن اُن کے اِسی عمل نے حضرت یوسفؑ کو عظیم مقام کا حامل بنا دیا۔لوگ ایسی کئی اور نشانیاں بھی چاروں طرف دیکھتے ہیں لیکن پھر بھی حق سے اعراض ہی کیے جاتے ہیں۔

آیات ۱۰۶ تا ۱۰۷

ایمان لانے والوں کی اکثریت شرک کرتی ہے

اِن آیات میں خبردار کیا گیا کہ اللہ پر ایمان لانے والوں کی اکثریت شرک کا ارتکاب کر بیٹھتی ہے۔وہ اللہ پر ایمان رکھنے کے باوجود ذات،صفات یا حقوق کے اعتبار سے کسی اور کو اللہ کے برابر کر ہی دیتے ہیں۔بقول اقبال:

براہیمی نظر پیدا مگر مشکل سے ہوتی ہے
ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنالیتی ہے تصویریں

دولت،شہرت،وطن،باطل نظریہ،خواہشاتِ نفس یا کسی نیک ہستی کو معبود بنانے والوں کو اپنی روش سے توبہ کرنی چاہیے۔ایسا نہ ہو کہ اُن پر اللہ کا عذاب آجائے یا قیامت ٹوٹ پڑے اور وہ بے خبر ہی ہوں۔

آیت ۱۰۸

اتباع رسول ﷺ کا تقاضا......دعوت الی اللہ

اِس آیت میں آگاہ کیا گیا کہ لوگوں کو اللہ کی بندگی کی دعوت دینا نبی اکرم ﷺ کا راستہ ہے۔ یہ عمل لوگوں کو دائمی عذاب سے بچانے والا اور داعی کے لیے صدقۂ جاریہ ہے۔گویا اِسی میں

داعی اور مخاطب دونوں کی خیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کی اتباع کرنے والے لوگوں کو اللہ کی طرف بلا رہے ہوتے ہیں۔ البتہ داعی خود کو بڑا پاکیزہ اور پارسا نہ سمجھے۔ ہر اعتبار سے پاک ذات صرف اللہ کی ہے اور ہمیں اللہ کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرنا چاہیے۔

آیات ۱۰۹ تا ۱۱۰

تمام رسول انسان ہی تھے

اِن آیات کے ذریعہ ایک بار پھر نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کی گئی۔ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ مخالفین آپ ﷺ کے انسان ہونے پر اعتراض کرتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ سے پہلے بھی جو رسول آئے وہ انسان ہی تھے۔ اُن کے سینوں میں بھی دل تھے جو لوگوں کی ایذا رسانیوں سے تڑپ اُٹھتے تھے۔ وہ ظلم وستم کے خلاف اللہ سے مدد مانگتے تھے۔ اللہ اُن کی مدد فرماتا تھا اور رسولوں کو ستانے والے اللہ کی پکڑ سے بچ نہ سکتے تھے۔

آیت ۱۱۱

قرآن کے واقعات میں درسِ عبرت ہے

اِس آیت میں واضح کیا گیا کہ قرآنِ حکیم کے بیان کردہ واقعات میں لوگوں کے لیے درسِ عبرت ہے۔ جس طرح حضرت یوسفؑ کو حاسدین نے دربدر کرکے کنوئیں میں ڈال دیا لیکن بعد میں عاجزی کے سامنے اُن کے سامنے حاضر ہوئے۔ اِسی طرح مکہ والے نبی اکرم ﷺ کو مکہ سے ہجرت پر مجبور کریں گے لیکن ایک روز اُن کے سامنے ندامت کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔ اللہ کی سنت ہے کہ تقویٰ اور صبر کی صفات رکھنے والے ہی سرخرو ہوتے ہیں۔ قرآن اِس حقیقت کو کھول کھول کر مختلف اسالیب سے بیان فرماتا ہے۔ ماننے والوں کے لیے یہی ہدایت اور رحمت کا پیغام ہے۔

سورۂ رعد

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۱۶ توحیدِ باری تعالیٰ

- آیات ۱۷ تا ۲۶ حق و باطل کی کشمکش
- آیات ۲۷ تا ۴۳ ایمان بالرسالت

آیت ۱

قرآن سراپا حق ہے

اِس آیت میں عظمتِ قرآن کا بیان ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو آگاہ کیا گیا کہ جو کتاب آپ ﷺ پر نازل کی گئی ہے وہ سراپا حق ہے لیکن اِس کے باوجود لوگوں کی اکثریت اِس پر ایمان لانے سے محروم رہے گی۔

آیات ۲ تا ۴

اللہ کی تخلیق کے شاہکار

اِن آیات میں اللہ کی تخلیق کے کئی شاہکاروں کا ذکر ہے :

i- اللہ نے اتنا بڑا اور بلند آسمان بغیر ستونوں کے قائم کر رکھا ہے۔
ii- اللہ ہی اتنی بڑی کائنات کا حاکم ہے اور کائنات میں ہر کام اللہ ہی کے اذن سے ہو رہا ہے۔
iii- اللہ سورج اور چاند کو ایک خاص ضابطہ کے تحت گردش دے رہا ہے۔
iv- اللہ کائنات کے تمام معاملات کی تدبیر فرما رہا ہے اور جملہ مخلوقات کی ضروریات پوری فرما رہا ہے۔
v- اللہ نے وسیع و عریض زمین کو پھیلا دیا اور اُس میں بلند پہاڑ اٹھائے اور گہرے دریا و نہریں بہا دیں۔
vi- اللہ نے ہر طرح کے پھل اور میوے جوڑوں کی صورت میں پیدا فرمائے۔
vii- اللہ نے رات اور دن کا الٹ پھیر ایک باقاعدگی کے ساتھ جاری فرمایا۔
viii- اللہ نے زمین کو مختلف قطعات میں تقسیم کیا۔ کہیں کھیت ہیں، کہیں باغات، کہیں معدنیات یا دیگر مفید اشیاء کے ذخائر۔
ix- اللہ ہی انگوروں اور کھجوروں کے باغات اگاتا ہے۔

x- اللہ نے ایک ہی جڑ سے کھجور کے دو درخت اگائے لیکن اُن کے پھلوں کے ذائقے اور لذتیں مختلف کر دیں۔

بلاشبہ اللہ کی قدرت کے یہ شاہکار، غور وفکر کرنے والوں کے لیے حصولِ معرفتِ ربانی اور اللہ کے لیے تشکر کے جذبات پیدا کرنے کا بڑا مؤثر ذریعہ ہیں۔

آیات ۵ تا ۷

تعجب ہے کافروں کے اعتراض پر!

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ اگر تعجب کرنا ہے تو کافروں کی اِس بات پر کرو کہ اللہ انسان کے مرنے اور اُس کی ہڈیوں کے مٹی میں مل کر مٹی ہونے کے بعد اُسے دوبارہ کیسے زندہ کرے گا؟ ایسے لوگ اصل میں اللہ کے ہر چیز پر قادر ہونے کا یقین نہیں رکھتے۔ اگر ایمان نہ لائے تو دردناک عذاب کا شکار ہو کر رہیں گے۔ اللہ تو اُن پر رحم کرنا چاہتا ہے لیکن یہ ہٹ دھرمی سے اُس کے عذاب کو دعوت دے رہے ہیں۔ حق کو تسلیم کرنے کے بجائے نبی اکرم ﷺ سے فرمائشی معجزہ دکھانے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کا کام معجزے دکھا کر لوگوں کو زبردستی حق منوانا نہیں۔ آپ ﷺ کا اصل کام حق کا راستہ دکھانا اور آخرت میں جوابدہی کے حوالے سے خبردار کرنا ہے۔

آیات ۸ تا ۱۰

اللہ کے علمِ کامل کا بیان

اِن آیات میں اللہ کی صفتِ علم کے حسبِ ذیل مظاہر کا بیان ہے:

i- اللہ جانتا ہے کہ ہر مادہ کے رحم میں کیا پرورش پا رہا ہے؟

ii- کائنات میں ہر شے اپنی پوری مقدار کے ساتھ اللہ کے علم میں ہے۔

iii- انسان کسی بات کو ظاہر کرے یا چھپائے' اونچی آواز سے کہے یا سرگوشی کے انداز میں' اللہ کو اُس کی ہر بات کا علم ہے۔

iv- کوئی انسان دن میں سرگرمِ عمل ہو یا رات کی تاریکی میں کہیں چھپ گیا ہو' اللہ اُس کے

مقام اور حال سے واقف ہے۔

آیت ۱۱

عذاب انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے آتا ہے

اِس آیت میں فرمایا کہ اللہ ہر انسان کی حفاظت کے لیے نگران فرشتے مقرر کر دیتا ہے۔ وہ موت کا وقت آنے تک اُس کی حفاظت پر مامور رہتے ہیں۔ البتہ کسی قوم پر اللہ کا عذاب اُسی وقت آتا ہے جب قوم اللہ کی ناشکری اور نافرمانی کرتی ہے۔ جب اللہ کا عذاب آتا ہے تو پھر کوئی اُس عذاب سے بچانے والا نہیں ہوتا۔

آیات ۱۲ تا ۱۳

آسمانی بجلی اللہ کی تسبیح کرتی ہے

اِن آیات میں فرمایا کہ اللہ ہی انسانوں کو آسمانی بجلی دکھاتا ہے اِس امید کے ساتھ کہ رحمت کی بارش برسے گی یا اِس خوف کے ساتھ کہ کہیں یہ نقصان نہ پہنچا دے۔ یہ آسمانی بجلی کڑکتے ہوئے اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور تمام فرشتے بھی اللہ سے ڈرتے ہوئے اُس کی تسبیح میں مشغول رہتے ہیں۔ پھر اللہ یہ بجلی ایسے لوگوں پر گرا دیتا ہے جو اللہ کی قدرت کے حوالے سے قیل وقال اور بحث کر رہے ہوتے ہیں۔

آیات ۱۴ تا ۱۶

صرف اللہ سے دعا کرنا ہی مفید ہے

اِن آیات میں فرمایا کہ اللہ سے دعا کر کے انسان کبھی بھی مایوس نہیں ہوتا۔ اللہ کے سوا کسی اور کو پکارنا ایسا ہے جیسے انسان پانی کو دیکھ کر ہاتھ پھیلائے کہ وہ اُس کے منہ میں آ جائے لیکن پانی اِس طرح تو حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ کے سوا جن ہستیوں کو پکارا جاتا ہے وہ نفع یا نقصان کا کوئی اختیار نہیں رکھتیں۔ کیا اُنہوں نے بھی کائنات میں کوئی شے بنائی ہے کہ اُنہیں خدائی میں شریک کیا جا رہا ہے؟ ہر شے کا خالق صرف اور صرف اللہ ہے۔ نہ صرف ہر شے کا بلکہ اُس کا سایہ بھی عاجزی کے ساتھ اللہ ہی کے سامنے سجدہ کرتا ہے۔

آیات ۱۷ تا ۱۸

حق و باطل کے لیے مثال

اِن آیات میں حق و باطل کو ایک مثال کے ذریعہ واضح کیا گیا۔ وہ مثال ہے پانی پر ابھر کر آنے والے جھاگ کی یا دھاتوں کو پگھلاتے وقت اُن پر پیدا ہونے والے جھاگ کی۔ پانی یا دھات باقی رہتے ہیں جو انسان کے لیے مفید ہیں۔ جھاگ سوکھ کر اڑ جاتا ہے۔ اِس مثال میں پانی یا دھات حق ہے اور جھاگ باطل۔ بقا صرف حق کے لیے ہے۔ باطل کبھی کھڑا نہیں رہ سکتا جھاگ کی طرح مٹ جاتا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی اہلِ حق نے پامردی دکھائی باطل ہمیشہ نیست و نابود ہو کر رہا۔ حق کا ساتھ دینے والوں کے لیے اللہ کے ہاں بہترین بدلہ ہے۔ باطل کا ساتھ دینے والوں کے لیے بدترین انجام ہے۔ اُن کی طرف سے کوئی بھی شے بطورِ فدیہ قبول نہیں کی جائے گی۔ اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت ہی بری جگہ ہے۔

آیات ۱۹ تا ۲۴

حق کا ساتھ دینے والوں کی صفات

اِن آیات میں حق کا ساتھ دینے والوں کی دس صفات کا بیان ہے:

i- وہ یقین رکھتے ہیں کہ صرف اور صرف اللہ کی کتاب ہی وہ نعمت ہے جس سے حق کی ہدایت حاصل ہو سکتی ہے۔

ii- وہ اللہ کے ساتھ عہدِ بندگی کی پاسداری کرتے ہیں۔

iii- وہ اپنے وعدوں کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔

iv- وہ اُس تعلق کو قائم رکھتے ہیں جسے اللہ نے قائم رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اِس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کی کتاب، سنتِ رسول ﷺ، سلف صالحین اور اپنے دور کے نیک لوگوں سے تعلق جوڑے رکھتے ہیں۔

v- وہ ہر وقت اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں۔

vi- وہ آخرت کی جوابدہی کے احساس سے لرزاں رہتے ہیں۔

vii- وہ اللہ کی رضا کی خاطر، اللہ کی راہ میں آنے والی مشکلات پر صبر کرتے ہیں۔

viii- وہ نماز قائم کرتے ہیں۔

ix- وہ اللہ کی راہ میں کھلے اور چھپے مال خرچ کرتے ہیں۔

x- وہ برائی کا جواب اچھائی سے دیتے ہیں۔

مذکورہ بالا صفات کے حاملین کے لیے جنت کے رہنے والے باغات ہیں جہاں اُن کے ساتھ اُن کے نیک والدین، اولادیں اور بیویاں بھی ہوں گی۔ فرشتے ہر طرف سے آکر اُنہیں مبارکباد پیش کریں گے۔ اللہ ہمیں مذکورہ بالا صفات اور حسین انجام عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۵ تا ۲۶

حق کے دشمنوں کا کردار

اِن آیات میں بیان کیا گیا ہے کہ حق کے دشمنوں کے تین جرائم ہیں:

i- وہ اللہ سے کیے گئے عہدِ بندگی کا پاس نہیں کرتے۔

ii- اللہ کی کتاب، سنتِ رسول ﷺ، سلف صالحین اور جن نیک ہستیوں سے اللہ نے تعلق جوڑنے کا حکم دیا ہے وہ یہ تعلق قائم نہیں رکھتے۔

iii- اللہ کی نافرمانیاں کر کے زمین میں فساد مچاتے ہیں۔

ایسے لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے اور آخرت میں برا انجام ہے۔ یہ لوگ اصل میں دنیا ہی کے طلب گار ہو چکے ہیں حالانکہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کا ساز و سامان عارضی اور گھٹیا ہے۔

آیات ۲۷ تا ۲۹

دلوں کو اطمینان اللہ کی یاد سے ہوتا ہے

اِن آیات میں بیان کیا گیا ہے کہ حق کے مخالفین نبی اکرم ﷺ سے فرمائشی معجزہ دکھانے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جواب دیا گیا کہ اللہ معجزہ دکھا کر زبردستی ہدایت کسی کو نہیں دے گا۔ ہدایت اُسی کو ملتی ہے جو اللہ کی طرف حصولِ ہدایت کے لیے عاجزی سے رجوع کرتا ہے۔ یہ وہ لوگ

ہیں جن کے دلوں کو اطمینان ہوتا ہی اللہ کے ذکر سے ہے۔ اِن سعادت مندوں کے لیے انتہائی عمدہ مقامات میں داخل ہونے کی بشارت ہے۔

آیات ۳۰تا۳۱

نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی

اِن آیات میں اللہ نے نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کے لیے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے سابقہ قوموں کی طرف بھی رسول بھیجے تھے جیسا کہ آپ ﷺ کو بھیجا ہے۔ آپ ﷺ کے مخاطبین آپ ﷺ کی دعوت کو جھٹلا کر فرمائشی معجزہ طلب کر رہے ہیں۔ اللہ یہ معجزے دکھانے پر قادر ہے۔ ایسا بھی ممکن ہے کہ اِس قرآن کی تاثیر سے پہاڑ حرکت میں آجائیں، زمین کے ٹکڑے ہو جائیں اور مردہ لوگ زندہ ہو کر گفتگو کرنے لگیں۔ لیکن اللہ ایسے معجزے دکھا کر زبردستی لوگوں کو ہدایت پر نہیں لائے گا۔ اِن کافروں کو اپنے انکار کی وجہ سے پے بہ پے صدمے دیکھنے پڑیں گے یہاں تک کہ آپ ﷺ اُن کے شہر یعنی مکہ میں فاتح کی حیثیت سے داخل ہوں گے۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور وہ اِس وعدہ کو پورا کر کے رہے گا۔

آیات ۳۲تا ۳۴

حق کے مخالفین کا برا انجام

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ ہر رسولؑ کو مخالفین کی طرف سے طنز و مذاق کے تیر سہنے پڑے۔ اللہ نے اُن مجرموں کو توبہ اور اصلاح کے لیے مہلت دی اور پھر بدترین انجام سے دوچار کیا۔ مخالفینِ حق ہر آن اللہ کی پکڑ میں ہیں۔ وہ اللہ کے مقابلہ میں دوسری ہستیوں کو اپنا حمایتی قرار دیتے ہیں۔ اے نبی ﷺ! اِن سے کہہ دیجیے کہ ذرا مجھے اللہ کی طرف سے عطا کردہ فہرست دو جس میں اللہ نے اُن ہستیوں کے نام بتائے ہیں جو تمہارے خیال کے مطابق کوئی اختیار رکھتے ہیں۔ اللہ کے سوا کسی کو کوئی اختیار نہیں۔ مشرکین کے تصورات من گھڑت ہیں۔ اُن کے لیے دنیا میں بھی عذاب ہے اور آخرت کا عذاب زیادہ سخت ہوگا۔ کوئی اُن کو بچانے والا نہ ہوگا۔

آیت ۳۵

جنت متقیوں کے لیے ہے

اِس آیت میں فرمایا گیا کہ اللہ نے متقیوں کے لیے جس جنت کا وعدہ کیا ہے اُس کے دامن میں نہریں جاری ہیں۔ اُس کے میوے بھی دائمی ہیں اور سایہ بھی۔ یہ انجام ہے دنیا میں اللہ کی نافرمانی سے بچنے والوں کا۔ اِس کے برعکس جو لوگ اللہ کے احکامات کو نہ مانیں، اُن کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے۔

آیات ۳۶ تا ۴۰

نبی اکرم ﷺ اور مشرکین کے درمیان کشمکش

اِن آیات کے پس منظر میں وہ کشمکش ہے جو نبی اکرم ﷺ اور مشرکین کے درمیان جاری تھی۔ نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ اہلِ کتاب میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو حق پرستی کی روش پر گامزن ہے اور وہ نزولِ قرآن پر باطنی مسرت محسوس کر رہا ہے۔ اِس کے برعکس مشرکینِ مکہ کا معاملہ یہ ہے کہ:

i- وہ آپ ﷺ سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ آپ ﷺ اُن کے ساتھ اُن کے معبودوں کی عبادت میں شریک ہو جائیں۔ آپ ﷺ اُنہیں صاف صاف بتا دیں کہ مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں صرف اُسی کی عبادت کروں۔

ii- اُنہیں آگاہ کر دیا گیا کہ اگر بالفرض نبی ﷺ نے اُن کی خواہشات کی پیروی کی تو اُنہیں بھی اللہ کی عدالت میں کوئی حمایتی یا بچانے والا نہیں ملے گا۔

iii- وہ اعتراض کر رہے تھے کہ یہ کیسے نبی ہیں جن کے ساتھ بشری تقاضے ہیں۔ وہ جنسی خواہشات بھی رکھتے ہیں اور اُن کی بیویاں اور اولادیں بھی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ آپ ﷺ سے پہلے ہم نے جو رسول بھیجے وہ بھی انسان ہی تھے۔ اُن کے بھی بیوی، بچے تھے۔ البتہ بشری تقاضوں کے باوجود وہ اپنی امتوں کے لیے بندگیٔ رب کا مثالی نمونہ تھے۔

iv- مشرکین فرمائشی معجزات دکھانے کا تقاضا کر رہے تھے۔ جواب دیا گیا کہ معجزہ دکھانا رسول کے نہیں بلکہ اللہ کے اختیار میں ہے۔

v- نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کی گئی کہ اللہ اِن مشرکین کو اُن کی ریشہ دوانیوں کی سزا ضرور دے گا، البتہ اِس کے لیے وقت طے ہے۔ اللہ جسے چاہے گا باقی رکھے گا اور جسے چاہے گا مٹا دے گا۔ آپ ﷺ اُن تک حق کا پیغام پہنچاتے رہیے، اُن سے اُن کے جرائم کا حساب لینا اللہ کے ذمہ ہے۔

آیات ۴۱ تا ۴۳

مخالفینِ حق کے لیے دھمکی

اِن آیات میں دشمنانِ حق کو خبردار کر دیا گیا کہ اُن کے گرد زمین تنگ ہو رہی ہے۔ اسلام قبول کرنے والے بڑھتے جا رہے ہیں اور دشمنانِ اسلام کے اثرات گھٹتے جا رہے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ ماضی میں بھی حق کے دشمنوں کا برا انجام ہوا۔ اُن کی سازشیں ناکام ہوئیں، وہ دنیا میں رسوا ہوئے اور آخرت میں بھی انجامِ بد سے دوچار ہوں گے۔ دشمنانِ حق حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا انکار کر رہے ہیں۔ حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے نبی ہیں، اِس پر اللہ بھی گواہ ہے اور اہلِ کتاب کے سلیم الفطرت لوگ بھی۔ آپ ﷺ کی رسالت کی صداقت' مشرکینِ مکہ کی گواہی کی محتاج نہیں ہے۔

سورۂ ابراھیم

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۱۵ ایمان بالرسالت
- آیات ۱۶ تا ۲۳ ایمان بالآخرت
- آیات ۲۴ تا ۲۷ حق و باطل نظریات کا موازنہ
- آیات ۲۸ تا ۳۴ توحیدِ باری تعالی
- آیات ۳۵ تا ۴۱ حضرت ابراہیمؑ کی مناجات

- آیات ۴۲ تا ۵۲ ایمان بالآخرت

آیت ۱

نزولِ قرآن کا مقصد

اِس آیت میں نزولِ قرآن کا مقصد بیان کیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کر کے کہا گیا کہ آپ ﷺ پر قرآن اِس لیے نازل کیا گیا کہ آپ ﷺ لوگوں کو اللہ کی توفیق سے، گمراہیوں کے اندھیروں سے نکال کر ہدایت کی روشنی میں لے آئیں۔ اُنہیں اُس اللہ کی راہ پر چلائیں جو زبردست ہے اور اُس کی حمد وثناء کائنات میں جاری وساری ہے۔

آیات ۲ تا ۳

کافر کون ہیں؟

اِن آیات میں فرمایا گیا کہ اللہ وہ ہستی ہے کہ آسمانوں اور زمین کی ہر شے اُسی کے اختیار میں ہے۔ البتہ جو لوگ اللہ کی آیات کا کفر کر رہے ہیں' اُن کے لیے سخت عذاب ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو :

i- دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دیتے ہیں۔

ii- دوسروں کو اللہ کی راہ پر آنے سے روکتے ہیں۔

iii- اللہ کے احکامات پر اعتراض کرتے ہیں۔

یہاں غور کا مقام ہے کہ اگر کسی کلمہ گو مسلمان میں بھی مذکورہ بالا تین برائیاں پائی جاتی ہیں تو وہ بھی عملی اعتبار سے کافر ہی ہے۔

آیت ۴

تبلیغ کے اوّلین مخاطب ...... ہم زبان لوگ

اِس آیت میں فرمایا کہ اللہ نے ہر رسولؑ کو اپنی قوم کی زبان بولنے والا بنا کر بھیجا تا کہ وہ اُن تک اللہ کا پیغام پہنچانے کا حق ادا کر دے۔ گویا ہر داعی کو اپنی دعوت کا اوّلین مخاطب اپنے ہم زبان لوگوں کو بنانا چاہیے۔

آیات ۵ تا ۶

اللہ کا خوف اللہ کے دنوں کے حوالے سے

اِن آیات میں بیان کیا گیا کہ حضرت موسیٰؑ کو اللہ نے بھیجا تا کہ وہ اپنی قوم کو گمراہی کے اندھیروں سے نکالیں اور اُسے اللہ کے دنوں کے حوالے سے یاد ہانی کرائیں۔ یہ ہے ''التذکیر بایام اللّٰہ''یعنی قوموں کو اللہ کے اُن دنوں کی یاد دلانا جن میں اللہ کا غضب سرکش قوموں پر نازل ہوا اور وہ صفحۂ ہستی سے مٹا دی گئیں۔ اِیسی تباہی کا ایک دن آلِ فرعون پر آیا جب اُنہیں دریا میں غرق کر دیا گیا اور بنی اسرائیل کو اُن کے ظلم سے نجات دلا دی گئی۔ وہ ظالم بنی اسرائیل کے بچوں کو ذبح کرتے تھے اور بچیوں کو زندہ رکھتے تھے۔

آیات ۷ تا ۸

ناشکری سے نعمت چھن جاتی ہے

اِن آیات میں اللہ کی طرف سے تمام انسانوں کو اِس حقیقت سے آگاہ کر دیا گیا کہ اگر وہ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کریں گے تو اللہ اور نعمتیں عطا فرمائے گا۔ اگر اُنہوں نے ناشکری کی تو نہ صرف نعمتوں سے محروم ہوں گے بلکہ اللہ کی طرف سے شدید عذاب سے بھی دوچار ہوں گے۔ یہ حقیقت بھی سامنے رہے کہ انسانوں کا شکر کرنا اُن کے اپنے بھلے کے لیے ہے۔ اگر سب کے سب انسان اللہ کی ناشکری کریں تب بھی اللہ کی خدائی میں ذرہ برابر فرق واقع نہیں ہوگا۔

آیات ۹ تا ۱۷

رسولوں کی اپنی قوموں کے ساتھ کشمکش

اِن آیات میں گذشتہ اقوام میں سے اُن کا ذکر ہے جن کی طرف اللہ نے واضح نشانیوں کے ساتھ رسولؑ بھیجے۔ قوموں نے رسولوں کی طرف سے توحید کی دعوت اور اُن کی رسالت کے حوالے سے شکوک وشبہات کا اظہار کیا۔ رسولوں نے جواب دیا کیا اُس اللہ کے بارے میں شک ہوسکتا ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے؟ وہ تمہیں پکارتا ہے تا کہ تم اُس کی طرف پلٹو اور پھر وہ تمہارے گناہ معاف کر دے:

ہم تو مائل بہ کرم ہیں ،کوئی سائل ہی نہیں!
راہ دکھلائیں کسے ،رہروِ منزل ہی نہیں!

قوموں نے جواب دیا کہ تم ہماری طرح کے انسان ہو اور ہمیں ہمارے باپ دادا کے عقائد سے دور کرنا چاہتے ہو۔ ہمارے سامنے کوئی واضح معجزہ لاؤ۔ رسولوں نے جواب دیا کہ بلاشبہ ہم تمہاری طرح کے انسان ہیں۔ اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں رسالت سے سرفراز فرمایا۔ معجزہ دکھانا ہمارے نہیں اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ قوموں نے رسولوں کو تشدد کرنے اور جلاوطن کرنے کی دھمکی دی۔ رسولوں نے کہا ہم اللہ ہی پر بھروسہ کریں گے اور صبر واستقامت سے اپنی دعوت کا مشن جاری رکھیں گے۔ اللہ نے رسولوں کی مدد فرمائی۔ قوموں کو دنیا میں برباد کیا۔ اب روزِ قیامت ایسا عذاب دے گا کہ شدید تکلیف میں مسلسل مبتلا ہوں گے لیکن موت نہیں آئے گی جو اذیتوں سے نجات دلا دے۔ **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَامِنَ النَّارِ** ۔اے اللہ ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔ آمین!

آیت ۱۸

اخلاص سے تہی اعمال کی مثال

اِس آیت میں فرمایا گیا کہ ایسے لوگ جو حالتِ کفر میں رہتے ہوئے نیکی کرتے ہیں یا دکھاوے کے لیے نیکی کرتے ہیں یا حرام مال سے صدقہ وخیرات کرتے ہیں، اُن کے اعمال کی مثال راکھ کے ڈھیر کی طرح ہے۔ روزِ قیامت تیز ہوا چلے گی اور اُس راکھ کے ڈھیر کو بکھیر کر رکھ دے گی۔ ایسے اعمال کے لیے اُن کی محنت یا انفاق رائیگاں جائے گا۔ بلاشبہ اِس طرح کے اعمال بہت دور کی گمراہی کا مظہر ہیں۔

آیات ۱۹ تا ۲۰

اللہ کی پکڑ سے ڈرتے رہو

اِن آیات میں فرمایا گیا کہ اللہ نے کائنات کی ہر شے کو بامقصد بنایا ہے۔ اِسی طرح انسانوں کا

بھی ایک مقصد ہے اور وہ ہے اللہ کی بندگی یعنی دلی آمادگی کے ساتھ اللہ کی اطاعت کرنا۔ جو قومیں یہ مقصد پورا نہیں کرتیں اللہ اُنہیں مٹا دیتا ہے اور اُن کی جگہ دوسروں کو زمین میں خلافت واختیار دے دیتا ہے۔ یہ عمل اللہ کے لیے ذرا بھی مشکل نہیں۔ لہٰذا ہمیں ہر آن اللہ کی پکڑ سے ڈرنا چاہیے اور اُس کی مکمل بندگی کی کوشش کرنی چاہیے۔

آیت۲۱

دنیادار قائدین کی پیروی برباد کردے گی

اِس آیت میں فرمایا گیا کہ روزِ قیامت دنیادار قائدین کی پیروی کرنے والے اُن کے سامنے التجا کریں گے کہ ہم نے دنیا میں تمہاری پیروی کی' کیا تم ہم سے عذاب کو دور کر سکتے ہو؟ وہ جواب دیں گے اگر ہم خود ہدایت پر ہوتے تو تمہیں بھی ہدایت دیتے۔ آج ہم سب عذاب میں گرفتار ہیں۔ خاموش رہیں یا فریاد یں کریں اس عذاب سے بچ نہیں سکتے۔ اللہ ہمیں دین دار لوگوں کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۲ تا ۲۳

شیطان کی اپنے پیروکاروں کو ملامت

اِن آیات میں اُس ملامت کا ذکر ہے جو شیطان روزِ قیامت اپنے پیروکاروں کو اُس وقت کرے گا جب اللہ اُنہیں جہنم میں داخل کرنے کا فیصلہ سنا دے گا۔ شیطان اُن کی حسرت میں یہ کہہ کر اضافہ کرے گا کہ میں نے تم سے دنیا میں جھوٹے وعدے کیے تھے کہ گناہ کیے جاؤ اللہ بڑا رحیم ہے بخش دے گا یا فلاں ہستیوں کی سفارش تمہیں عذاب سے بچا لے گی۔ مجھے تم پر کوئی اختیار حاصل نہ تھا بلکہ تم نے دنیا کے مزے لینے کے لیے خود ہی میری پیروی کی تھی۔ آج مجھے نہیں اپنے آپ کو الزام دو۔ میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا بلکہ تم نے اللہ کے بجائے میری پیروی کر کے جو شرک کیا تھا میں اُس سے اعلانِ براءت کرتا ہوں۔

ایک طرف شیطان کی پیروی کرنے والے حسرت وندامت سے شیطان کی ملامت سنیں گے اور دردناک عذاب کی اذیت برداشت کریں گے۔ دوسری طرف اللہ کے احکامات کی پیروی

کرنے والے اللہ کی آراستہ کردہ جنت میں داخل ہوں گے اور ایک دوسرے کے لیے سلامتی کے کلمات کا ہدیہ پیش کریں گے۔

آیات ۲۴ تا ۲۷

اچھے اور برے نظریات کے لیے مثالیں

اِن آیات میں فرمایا کہ اچھے نظریہ کی مثال ایک ایسے شاندار درخت کی سی ہے جس کی جڑیں زمین میں خوب جمی ہوں اور شاخیں آسمان کی بلندیوں کو چھوتی ہوئی محسوس ہوں۔ گمراہ کن نظریہ کی مثال اُس جھاڑ جھنکار کی سی ہے جو زمین پر اُگ آیا ہو اور ذرا سی کوشش سے اُسے اکھاڑ کر پھینک دیا جائے۔ اللہ مومنوں کو دنیا و آخرت میں عزت پاکیزہ نظریات کے ساتھ وابستگی کے ذریعہ ہی عطا کرے گا۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَاالْکِتَابِ اَقْوَامًاوَّ یَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ (مسلم)

''بے شک اللہ اِس کتاب کے (قرآن) ذریعہ قوموں کو عروج دے گا اور اِس کتاب کو چھوڑنے کی وجہ سے پست کردے گا''۔

آیات ۲۸ تا ۳۰

ناشکری کرنے والوں کا انجام

اِن آیات میں فرمایا کہ اُن لوگوں کی بدقسمتی کو دیکھو جنھوں نے قرآن جیسی نعمت کی ناقدری کی اور اپنی پوری قوم کو تباہی و بربادی کے مقام یعنی جہنم تک پہنچا دیا۔ اُن بدنصیبوں نے دوسری ہستیوں کو اللہ کے برابر ٹھہرا دیا۔ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ دنیا میں چند روزہ عیش کرلیں اِس کے بعد اُن کے لیے ہمیشہ ہمیش کا عذاب ہے۔

آیت ۳۱

روزِ قیامت کوئی لین دین یا سفارش کام نہیں آئے گی

اِس آیت میں اہلِ ایمان کو تلقین کی گئی کہ وہ نماز قائم کریں اور اللہ کی راہ میں علی الاعلان اور راز

داری سے انفاق کرکے ایسے دن کے عذاب سے بچنے کی تیاری کریں جس روز کوئی تعلق داری یا لین دین کام نہیں آئے گا۔

آیات ۳۲ تا ۳۴

اللہ کی نعمتوں کو شمار نہیں کیا جاسکتا

اِن آیات میں اللہ کی چند نعمتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے:

i- اللہ نے انسانوں کے فائدہ کے لیے زمین و آسمان بنائے۔

ii- اللہ نے آسمان سے بارش برسائی اور پانی جیسی نعمت عطا کی۔

iii- اللہ نے پانی سے طرح طرح کے پھل اور میوے پیدا فرمائے۔

iv- اللہ نے کشتیوں کے ذریعہ سے دریاؤں اور سمندروں میں سفر کو ممکن بنایا اور کئی فوائد سمیٹنے کے مواقع عطا کیے۔

v- اللہ نے زمین میں نہریں انسان کی ضروریات پوری کرنے کے لیے جاری فرمادیں۔

iv- اللہ نے سورج اور چاند کی خاص ضابطہ پر حرکت کو جاری رکھ کر انسانوں کے لیے مفید بنایا۔

vii- اللہ نے رات اور دن کا نظام انسانوں کی سہولت کے لیے بنایا۔

اللہ نے انسان کو ہر وہ شے دی جس کی انسان کو ضرورت ہے۔ بلاشبہ اللہ کی نعمتیں بے شمار ہیں۔ اگر ہم اُنہیں شمار کرنا چاہیں تو شمار نہ کرسکیں گے لیکن انسان انتہائی ناشکرا ہے۔

آیات ۳۵ تا ۴۱

حضرت ابراہیمؑ کی عاجزانہ مناجات

اِن آیات میں حضرت ابراہیمؑ کی اپنی عمر کے آخری حصہ میں اللہ سے مناجات بیان کی گئی ہے۔

حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا :

i- اے اللہ! شہرِ مکہ کو امن کا گہوارہ بنادے۔

ii- اے اللہ! مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی پوجا سے محفوظ فرما۔ اِس شرک نے انسانوں کی اکثریت کو گمراہ کیا ہے۔

iii- اے اللہ! میرا تعلق اپنی اولاد میں صرف اُسی سے ہے جو میری تعلیمات کی پیروی کرے۔ جو میری نافرمانی کرے اُس سے میرا کوئی تعلق نہیں، بقول اقبال:

باپ کا علم نہ بیٹے کو اگر ازبر ہو
پھر پسر قابلِ میراثِ پدر کیونکر ہو؟

iv- اے اللہ! تو غفور و رحیم ہے لہٰذا اگر نافرمانوں پر بھی نظر کرم فرما دے تو تیری خدائی میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔

v- اے میرے رب! میں نے اپنے ایک بیٹے اور اُس کی اولاد کو مسجدِ حرام کے پاس آباد کیا تا کہ وہ تیرے اِس محترم گھر کو آباد کریں۔ اے اللہ! لوگوں کے دلوں میں اِس گھر کی محبت پیدا فرما دے تا کہ وہ بار بار اِس گھر کی زیارت کو حاضر ہوں۔

vi- اے اللہ! تیرے محترم گھر کے گرد زمین بنجر ہے۔ اے اللہ! اِس گھر کے قریب رہنے والوں کو اپنی قدرت سے پھل اور میوے بطورِ رزق عطا فرما تا کہ وہ تیرا شکر ادا کر سکیں۔

vii- اے اللہ! میرے دل میں جو نیک تمنائیں ہیں اُنہیں پورا فرما کیونکہ تو کائنات کی ہر مخفی شے اور دلوں میں پوشیدہ ہر راز اور تمنا سے واقف ہے۔

viii- اے اللہ! تیرا شکر ہے کہ تو نے مجھے عالمِ پیری میں حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ جیسے سعادت مند بیٹے عطا فرمائے۔

ix- اے اللہ! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا اور خاص طور پر میری یہ دعا ضرور قبول فرما۔

x- اے اللہ! بخشش فرما دے میری، میرے ماں باپ کی اور تمام اہلِ ایمان کی اور ہم پر اُس وقت ضرور رحم فرما جب انسانوں سے حساب کتاب لیا جا رہا ہو۔

آیات ۴۲ تا ۴۵

روزِ قیامت نافرمانوں کا کیا حال ہوگا

اِن آیات میں بیان فرمایا کہ اللہ ظالموں کے جرائم سے غافل نہیں۔ عنقریب قیامت آنے والی

ہے۔ روزِ قیامت اُن کا یہ حال ہوگا:

i- خوف کے مارے اُن کی آنکھیں پتھرا جائیں گی۔

ii- وہ سر اُٹھائے میدانِ حشر کی طرف دوڑ رہے ہوں گے۔

iii- اُن کے دل دہشت سے لرز رہے ہوں گے۔

iv- وہ اللہ سے التجا کریں گے کہ اُنہیں ایک موقع اور دیا جائے تا کہ وہ اللہ کی پکار پر لبیک کہیں اور رسولوں کی پیروی کریں۔ اللہ جواب میں ارشاد فرمائے گا کہ یہ تم لوگ تھے جو دعویٰ کرتے تھے ہم فنا ہونے والے نہیں۔ حالانکہ تم اُن لوگوں کی بستیوں میں رہتے تھے جو تم سے پہلے تباہ ہوئے تھے۔ تمہیں معلوم تھا کہ اُن کے ساتھ کیا ہوا؟ لیکن پھر بھی تم نے عبرت حاصل نہ کی۔

آیات ۴۶ تا ۴۷

اللہ کے رسول استقامت کا پہاڑ تھے

اِن آیات میں فرمایا کہ ہر دور میں مجرموں نے ہمارے رسولوں کے خلاف بڑی بڑی شازشیں کیں تا کہ اُن کو حق کے راستے سے ہٹا سکیں لیکن ہمارے رسول حق کی راہ پر اِس طرح ڈٹے رہے جیسے استقامت کے پہاڑ ہوں۔ پھر اللہ نے اُن سے اپنی مدد کا وعدہ پورا فرمایا اور مجرموں سے زبردست انتقام لیا۔

آیات ۴۸ تا ۵۱

روزِ قیامت آسمان اور زمین بدل دیے جائیں گے

اِن آیات میں فرمایا کہ روزِ قیامت آسمان اور زمین کو بدل کر نئی صورت میں ڈھال دیا جائے گا۔ زمین کو کوٹ کوٹ کر بالکل ہموار کر دیا جائے گا۔ اُس میں کوئی نشیب وفراز نہ ہوگا اور نہ ہی کوئی موڑ اور خم۔ آسمان ایسے ہو جائے گا جیسے تیل کی تلچھٹ۔ پھر سب لوگ اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے۔ اللہ ہر شخص کو اُس کے اعمال کے اعتبار سے بدلہ دینے کا فیصلہ فرمائے گا۔

مجرموں کو باہم زنجیروں میں جکڑ دیا جائے گا اور گندھک کا لباس پہنایا جائے گا جس سے جہنم کی آگ کی شدت میں اور اضافہ ہو جائے گا۔ اللہ ہم سب کو جہنم سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیت ۵۲

مقاصدِ نزولِ قرآن

اِس آیت میں قرآنِ حکیم کے نزول کے مندرجہ ذیل مقاصد بیان کیے گئے:

i- لوگوں کو بتا دیا جائے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

ii- لوگوں کو آخرت میں دوبارہ جی اٹھنے اور جوابدہی کے عمل سے خبردار کر دیا جائے۔

iii- غور و فکر کرنے والے قرآن کے ذریعہ انسان اور کائنات کے حوالے سے حقائق کی یاد دہانی حاصل کرتے رہیں۔

''قرآن حکمت بھرا ذکر ہے اور اِس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوں گے''۔ (ترمذی)

قرآنِ کریم نے حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ کو ایک حکمت بھرا حسین قصہ قرار دیا ہے۔ آیئے! اس کے لیے پڑھیں:

علم و حکمت کے موتی

سورۂ یوسف کی روشنی میں

ملنے کا پتہ دوسری منزل، حق چیمبر، بالمقابل بسم اللہ تقی ہسپتال، کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی

فون: 4306040-41 ای میل: karachisouth@tanzeem.org